۴۸۶

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

انجمن اصلاح و بہبودی قوم نان فروشان کشمیر

کا

دستورُ العمل

جسے غلام احمد صوفی سکریٹری انجمن اصلاح و بہبودی نان فروشان کشمیر نے
طبع کرا کر شائع کیا۔

قیمت فی کاپی ۲؍

تعداد ۱۰۰۰ جلد

تمہید

ہزار ہزار شکر اس خالق اکبر کا جس نے انسان پیدا کیا اور دماغ سوچنے کو دیا۔ تاکہ صحیح اور غلط راہ میں امتیاز کر سکے۔ مسلمان دنیا میں صرف اسلئے آیا ہے کہ خدا کی عبادت کرے اور ساتھ ساتھ دنیوی امور کو بھی نہایت احسن طریقہ سے انجام دے۔ چنانچہ قرآنی تعلیم کے رو سے ہر وقت مسلمان یہی دعا کرتا ہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ، دین و دنیا کی بہتری کا یہی ثبوت ہے۔

مدتوں سے جماعت نان فروشان کے چند ارباب عقول بزرگوں کے دلوں میں یہ جذبہ موجزن تھا۔ کہ قوم کی بہبودی اور اصلاح کے لئے کوئی جماعتی تنظیم کی جائے کیونکہ قوم میں بہت سے نقائص اور لغویات نظر آتے ہیں۔ لیکن اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کا کوئی ذریعہ میسر نہ ہوا۔ اور قوم میں اکثر لوگ ناخواندہ اور غیر تعلیمیافتہ ہونے کی وجہ سے میدان ناموری اور دنیائے ترقی میں انچ بھر آگے بڑھنے سے قاصر رہے۔

آخر انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم { مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ پس اپنے بھائیوں میں اصلاح کرو } کے پیغام الٰہی نے ان بزرگوں کے دلوں کو منور اور مسخر کرلیا۔

چنانچہ متوکلاً علی اللہ نمبر صوفی شورہ گری محلہ کے دولت خانہ مورخہ

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ایک جلسہ منایا گیا۔ اور قوم میں بھی دوسری آگ۔ اور اگر تنظیم نے قدرے احساس بیداری پیدا کیا ہوا تھا۔ تو روز بروز کامیابی نظر آنے لگی۔ اور مختلف مقامات پر شہر سرینگر میں مختلف جلسے کئے گئے۔ ان جلسوں میں جتنے بھی اہم امورات دینی و دنیوی باتفاق رائے طے پائے ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

ان احکام پر عمل کرنا قوم کے ہر فرد و بشر پر لازمی اور لابدی ہوگا۔ تاکہ قوم کا بیڑا جو کہ اسوقت ڈوبنے کو تیار ہے اللہ کے فضل کا سہارا لیتا ہوا جلد پار ہو جائے اور ساحل مراد پر جا لگے اور نحبت و افلاس ذلت و جہالت اور بے غیرتی یکسر کافور ہو سکے۔

نوٹ:۔ اگرچہ ابھی تمام امورات من وعن زیر بحث نہیں لائے گئے۔ لیکن انشاء اللہ عنقریب تمام امورات اجلاس انجمن میں پیش ہو کر و ابھی اصلاح و ترمیم میں لائے جائینگے۔ اور طبع کرا کر برادری میں شائع ہوگا اور اراکین انجمن میں خصوصاً تقسیم کئے جائینگے۔

اصلاح رسومات کا یہ پہلا نمبر حسب قرارداد انجمن دفعہ ۱/۲ مورخہ ۲۴ جیٹھ ۹۶ سمہ مطابق ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ شائع کیا جاتا ہے اور اس اصلاح نامہ پر کاربند ہونے کے لئے باہمی شرعی حلف اور معاہدہ کرا کر پابندی اور پائداری کے ساتھ عمل کرنے کا فیصلہ زیر قرارداد عدد ۱/۲ مورخہ ۲۵ ربیع الثانی درخانہ احد صوفی عرف لونہ نواب بازار بمقام دولتخانہ صمد جو صوفی گاؤکدل منظور ہوا ہے جسکی تائید در دولتخانہ نور محمد شال بہرام بازار و قادر صوفی تاشون بمقام دولتکدہ لمبی

حیم صوفی کا و یکدل مورخہ ۲۳ جمبید الاول ہوئی ہے۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفے

اما بعد

قال اللہ تعالیٰ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین من جلابیبھن ذالک ادنی ان یعرفن فلا یوذین وکان اللہ غفور الرحیما پ ۲۲ع

ترجمہ:- اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج اور بیٹیوں اور تمام مومن عورتوں سے کہدے کہ اپنی اوڑھنیاں نزدیک رکھیں۔ یہ ایک قریب انزین صورت ہے کہ پہچانی جائیں، پس نہ ایذا دیجاویں اور اللہ غفور الرحیم ہے

وقال اللہ تعالیٰ - : واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب، ذالکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ پ ۲۲ع

ترجمہ:- اگر کبھی کوئی چیز (سامان) عورتوں سے مانگنے کی ضرورت لاحق ہوئی

پردہ سے باہر رہ کر یا نگاہ کر دو اس سے تمہارے اور انکے دلوں کی پاکیزگی قائم رہیگی۔ اور اگر
تم بے پردہ عورتوں سے سلام کلام رکھوگے۔ تو جان لو کہ تم رسول اللہ صلی علیہ
وسلم کو ایذا رسانی سے اپنی روسیاہی مول لوگے۔ گویا اجنبی عورتوں کا بے پردہ رہنا
کسی کسے باتیں کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف اور ایذا رسانی کے
برابر ہے۔ العیاذ باللہ

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچاوے وہ کس طرح اور کیسے
آباد اور سرخرو رہ سکتا ہے۔

وقال تعالی۔ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ
ولا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر پ ۱۸
زنا کار مرد اور عورت دونوں حد شرعی کے سزاوار ہیں۔ انکے حق کوئی شفقت
کوئی آشنائی، کوئی محبت مانع نہ آئے۔ اگر ایمان رکھتے ہو اللہ اور روز آخرت پر۔
اس آیت سے معلوم ہوا کہ زنا کار مرد اور عورت سے دلمیں محبت اور الفت رکھنا
اور اسکی آشنائی اور دوستی اسکے مقابلہ سے مانع آنے پر خدا ناراض اور بیزار ہے
سوال یہ ہے کہ زنا کس کام کا نام ہے تو اسکے متعلق حضور سرور کائنات علیہ السلام
والصلوٰۃ نے صاف اور صریح الفاظ میں فرمایا زنی العین النظر آنکھ زنا
کار ہوتی ہے۔ آنکھ اجنبی شخص کو دیکھے تو اسکا زنا یہی ہے۔

وقال تعالے وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن
ولا یبدین زینتھن پ ۱۸ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومن عورتوں سے کہدے
انکی آنکھیں بند رکھیں، ایسا نہ ہو کہ اجنبی مرد کیطرف اٹھ جائیں اور اپنی شرمگاہوں کو

کو محفوظ رکھیں۔ اور اپنے زیور والے اعضا کو چھپا رکھیں ہرگز ظاہر نہ کریں۔ زیور والے اعضا یہ ہیں چہرہ، کلائیاں، ٹخنے، حلق سر وغیرہ

آیات زیب عنوان سے بخوبی واضح ہے کہ وہی قوم وہی شخص وہی ذات آباد اور عزت کی زندگی کا مالک ہو سکتی ہے جو سب سے پہلے اپنی عورتوں کے مسئلہ پردہ اور حجاب کو برقرار رکھے۔ عورتوں سے خانگی اور مخفی امور میں مدد لے تو مضایقہ نہیں لیکن عورت سے مرد کا کام لینا سوائے عقل کے اندھوں کے اور کسی کا شیوہ نہیں ہو سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے اپنی کامل قدرت سے مرد اور عورت کو جداگانہ کاموں کے واسطے خلق کیا ہوا ہے۔ اسی لئے اعضا اور شکل و صورت قوت و طاقت عقل اور دماغ میں بھی آسمان زمین کا فرق رکھا ہے۔

مرد کے اعضا سخت متحمل بارکش اور شکل بہادرانہ اور عقل و دماغ عورت کے مقابلہ پر بہت کچھ مضبوط ہوتی ہے۔ عورت کا دل نرم اور رحم زیادہ ہوتا ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ مرد اور عورت کی پیدائش اور امور دنیا، معاملات خانگی میں ضرور امتیاز ہونا چاہیئے۔ جب تک قانون فطرت کے تحت کام نہ رکھا جائے۔ کبھی کوئی ترقی اور عزت نہیں ہو سکتی ہے۔

نان فروشوں کی قوم آیات مصدرہ اور روز پیدائش سے نعوذ باللہ بے ... ہو کر اس خلاف حکم خداوندی و قانون قدرت کے عورتوں کو بے پردہ دکانوں پر بٹھا کر ان سے مردوں کا کام لیتے ہیں۔ جس سے نہ تو وہ دنیا کی ترقی کر سکے اور نہ ہی دین کی عزت حاصل کر سکے۔ نہ کر سکینگے۔ جب تک کہ قانون فطرت اور

شریعت محمدیہ کے ماتحت عورتوں کو پردہ میں رکھکر خود خرید و فروخت کی صورت پیدا نہ کریں۔ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں۔

غربا کی امداد

(۱) وتعاونو علی البر والتقوی (۲) ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ (القرآن)

(۳) اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ (الحدیث)

(۴) لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (الحدیث)

آیات و احادیث شریفہ متذکرہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے مالی قربانی اور ایثار کی زبردست تعلیم فرمائی ہوئی ہے۔ جب تک کہ مسلمان اپنے بھائیوں، رشتہ داروں اور ہمسائیوں کی حالت کی پرداخت نہ کرے مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں۔ قوم کی فلاکت و تباہی کا بہت بڑا سبب یہی ہے کہ قوم کے مالدار اور متمول اشخاص فقرا اور پست حال بھائیوں کی خبر گیری نہیں کرتے ہیں۔ اس سے قوم کا وہی آدمی خراب و ذلیل نہیں ہوگا جو کہ پہلے سے فقیر تھا بلکہ بے پروائی اور لاابالی کرنیوالے صاحب استعداد پر بھی اسکا بہت بڑا برا نتیجہ پڑ سکتا ہے۔ زمانہ کی رفتار کسی لگام کے مرہون نہیں ہو سکتی ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ بسا اوقات گدا بادشاہ اور بادشاہ گدا بن جاتا ہے اسلئے قوم کو چاہیے کہ مشکل اور تلخ گھڑی پیش آنے سے پہلے ہی اسکا تدارک کرے۔ سب سے پہلے اپنے قومی بھائیوں پر رحم کرنا ہمارا فرض ہے۔ حضور مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

"تم زمین والوں پر (اپنے فقیر ضعیف بھائیوں) پر رحم کرو۔ اللہ جو آسمان کا مالک ہے
تم پر رحم فرمائیگا"۔ افسوس کا مقام ہے کہ نان فروش قوم اجنبیوں کی نگاہ میں
سرمایہ دار جماعت ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سب سے زیادہ
ذلیل، فقیر اور نان شبینہ کی محتاج قوم ہی ہے۔

پانچ چند آدمی ایسے ہو سکتے ہیں جو فی الجملہ غیر محتاج کہلا سکتے ہیں۔ مگر سینکڑوں
کی آبادی پانچ چھ آدمیوں کی آبادی پر منحصر نہیں ہے۔ اسلئے انجمن کا فرض
ہوگا کہ قومی کمزور دل خستہ حالوں کی غیر آبادی کو قوم کی بدنامی اور پریشانی کا
سبب تصور کر کے علاج کرے تاکہ قوم کے پست حال بھی ترقی کر کے عزت کی زندگی
بسر کر سکیں جسکے واسطے امور ذیل طے پا گئے۔

کہ ہر نان فروش اپنی اپنی استعداد کے مطابق چندہ دیا کرے جسکا حساب ہر چھ
ماہ کے بعد بصورت اشتہار انجمن شائع کیا کریگی۔ یہ رقم مفلوک الحال نان
فروشوں کو شادی و غمی پر بعد تحقیقات یا سخت سے سخت ضرورت پر بطور قرضہ دیا کریگی
جو کہ ماہوار حسب استطاعت اور بقدر رقم باقساط وصول ہوا کریگی اسکے علاوہ
اگر متمول نان فروش ایک چندہ جمع کر کے خطیر رقم بہم کریں تو بطور خود آٹا وغیرہ
مہیا کرنیکی صورت پیدا کیجائیگی اس سے بھی قوم کو بہت کچھ فایدہ ہوگا۔

ہمت مرداں مدد خدا

دفعہ ۳ فضول خرچی

قال اللہ تعالیٰ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطن
للانسان خذولا پ ۱۵

ترجمہ: تحقیق فضولخرچی کرنیوالے شیاطین کے بھائی ہیں اور شیطان انسان کو رسوا کرنیوالا ہے۔ وقال ان اللہ لا یحب المسرفین پ۸ "اللہ فضولخرچ آدمیوں سے ناراض اور بیزار ہے" اسراف اس چیز کا نام ہے جسکی ایسی ضرورت نہ ہو کہ اس کے بغیر وہ کام نہ بن سکے۔ یعنی ہر کام میں بغور دیکھنا چاہیے کہ کونسی ایسی باتیں ہیں کہ اگر ان چیزوں کو بالکل چھوڑ بھی دیا جائے تو کام میں کوئی نقص یا خلل نہ رہے تو ایسی چیزوں کو چھوڑ دینا اسلام کی تعلیم ہے۔

مسلمان عاشق درگاہ محمدیہ صلعم کو چاہیے کہ ہر غمی و شادی کیوقت رسول اللہ صلعم کی تعلیم مبارک کو ہاتھ سے نہ دے بلکہ اپنی تمام رسومات و عادات کو نبی رحمت صلعم کی تعلیم کے سامنے قربان کرے۔

اسلیئے چونکہ پہلی ہی منزل میں یہ تمام اصلاحیں نہیں کیجا سکتی ہیں۔ لیکن پہلا قدم اٹھانا انجمن ہذا کا فرض ہے اسلیئے ذیل میں علیحدہ علیحدہ شادی و غمی کی رسمیں کسی حد تک شریعت کے نزدیک کیجاتی ہیں جس امید ہے کہ اس قوم کی خستہ حالی، افلاس و ذلت بھی انشاء اللہ دور ہو سکے بلکہ مبدل بہ ترقی عزت اور اقبال سے بھی ہوگی۔

۱۔ یوم ولادت ہو سکے تو ساتویں دن، ورنہ ایکماہ تک عقیقہ مطابق سنت نبوی علیہ السلام کیا جاوے۔ وقت گذرنے کے بعد ضروری نہیں ہوگا۔ ختنہ

۲۔ صرف ایک روز دعوت دیجائے رسوم دست بوسہ اسی دن ادا کیئے جائینگے عروس کا جلوس نکالنا ممنوع ٹھرایا گیا ہے۔

۳- تفصیل کُل زیورات بافریقین

ازجانب صاحب پسر:- طلا ۶ تولہ تارہ کر - دسوانہ نقرہ ہا ۱۰ عدد فی ۱۲ تولہ
باوشٹ ہنگڑی یک عدد وزن ۱۰ تولہ

ازجانب صاحب دختر:- دسوانہ ازقسم دل ہنگڑی ۸ عدد فی ۶ تولہ
بالیاں چاندی کی ۲۰ عدد، طلا کی بالیاں (کنہ والیہ) ۴ عدد ساگری طلا
احقر

پوشاک ازجانب صاحب پسر:- جوڑہ عروسانہ (اوردن) ۷ عدد، پیرہن ہا
۴ عدد، پاژدہ ۳ عدد، قمیض و پائجامہ ۲ عدد، سلیپر سادہ یک عدد، سر چادر ہا
۲ عدد ازقسم لٹھہ سفید

نوٹ:- اگر زیورات مقررہ سے کم پر بھی فریقین راضی ہوں تو انجمن فریقین کا
شکریہ تحریراً و تقریراً کریگی۔

۴- اور صاحب پسر کیطرف سے جوڑہ عروسانہ اوردن کے ساتھ الم اخروٹ
آ پیسے یا آنے تک وغیرہ ہوا کرتا تھا۔ قطعی موقوف کیا گیا۔

۵- صاحب دختر کیطرف سے جو نخشاشی لٹتی تھی وہ بھی موقوف کیگئی۔

۶- منگنی (نشانی) چار سے بارہ تک آدمی بوقت چار بجے دن جاسکتے ہیں یا
جنکے ساتھ میوہ (آباد)، نبات ۹ سیر ہونا لازمی ہے، چاول (ابتہ) گوشت وغیرہ
موقوف صرف قہوہ اور چائے۔ نان اور قصابہ روٹی لیجانا ممنوع۔

۷- ایام متبرکہ یعنے بڑے دنوں کو صاحب دختر کے گھر جانا قطعی بند۔

(بڑا دوہ)

۸۔ برات کا دن مقرر کرنا (ڈدہ گنڈان) کیواسطے چار بجے دن صرف چار آدمی جائیں۔ چاول گوشت موقوف انکے لیے صرف قہوہ اور چائے کا انتظام کیا جاوے

۹۔ حنا (مینز) لیجانیوالے کو بخشش موقوف اور حنا کے ساتھ جو کچھ مصری نبات وغیرہ لیا جاتا تھا بالکل بند۔ صرف حنا آیا ہو۔

۱۰۔ یوم حنابندی (مینزہ رات) مردوں کی ضیافت ۹ بجے کے اندر اندر اور عورتوں کی دس بجے تک ختم ہونی لازمی ہے۔

۱۱۔ سوالی صاحب دختر کیطرف سے دائی کا آنا بالکل موقوف۔

۱۲۔ قناد۔ اقرباء اور احباب کو مدعو کرنے کے لیئے صرف دعوتی رقعے بھیجدیے جائیں۔ خدا اور رسولؐ کا سوال دینا قابل جرم قرار دیا ہے۔

۱۳۔ بال کھولنا (مس موزرن) صاحب دختر کو (دلھن کے) بال کھولنے کی تقریب پر دعوت دینا ممنوع۔

۱۴۔ گیوُن۔ رات کو عورتوں کا گانا (تمبخناری) یا باجہ بجانا وغیرہ قطعی مسدود کیا جائے۔

۱۵۔ زفاف (اینہ وول) صاحب پسر صرف آٹھ تک آدمی (صاحب دختر کے گھر) لانیکا مجاز ہوگا۔ بشرطیکہ صاحب دختر بھی راضی ہو۔ اگر اس سے کم تعداد پر فریقین راضی ہوں۔ تو قابل شکریہ سمجھا جائیگا

۱۶۔ صاحب پسر کو صاحب دختر کے گھر ۹ بجے تک پہنچنا لازمی ہوگا

۱۷۔ مقررہ نفری کے علاوہ امداد لانیوالے کے ساتھ انجمن خود باضابطہ سلوک کریگی مجاز ہوگی۔

۱۸- دلہا دلہن کے پیچھے پیچھے عورتوں کا گانا اور نہ دف، آتشبازی، بینڈ باجہ وغیرہ کا ہونا قطعاً ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

۱۹- مشالہ۔ دلہا کے ساتھ مشعلچیاں دس سے چالیس تک ہونے میں کوئی عذر نہیں۔ اس سے مزید قابل اعتراض۔

۲۰- دودھ کاج۔ دلہا کے جلوس کے ساتھ کوئی عورت شامل نہ ہوگی۔

۲۱- زنانہ دستیاب عورتوں کو عورتیں ہی تمام خدمات بہم رسانی مثلاً دستر خوان بچھانا۔ تہ بانی وغیرہ مہیا کرینگی۔ کسی بھی مرد کو عورتوں کی مجلس میں داخل ہونیکا حق نہ ہوگا۔

۲۲- نکاح خوانی۔ زفاف کے دن قبل از خوردنی طعام ضیافت ہونی لازمی ہے اسوقت قہوہ بالکل موقوف۔

۲۳- وکیل و شاہدین۔ لڑکی کیطرف سے جو وکیل و شاہدین ہوں۔ وہ لڑکی کے محرم رشتہ دار ہونے لازمی ہیں۔ جو کہ لڑکی سے وکالت نکاح حاصل کرنیکو از روئے شرع بعینہ جاتے ہیں کوئی اعتراض نہ رکھتے ہوں۔

۲۴- مہر ۴۵۰، بخشایش ۱۵۰۔ باقی ۳۰۰ نقد
بخشایش حصہ کی اجازت وکیل منکوحہ اپنی موکلہ سے حاصل کرے۔

۲۵- اقسام پلاؤ۔ میٹھی، کباب، طنجماز، قورمہ، زرچپارہ قورمہ نرگس، ترکاری یک قسم، یخنی اور بس۔

۲۶- شیر بخنتہ، دودھ پیالے بالکل موقوف۔

۲۷- دست بوسہ، دست بوسہ شادی و غمی وغیرہ اوقات میں ہمیشہ

نقدی ہوگا۔

۲۸۔ خبر ہیں سات دن کی خبر بن بند صرف کوئی قریبی رشتہ دار ایکدن بمعیت نبات ۵ سیر کے جاسکتا ہے۔ صاحب دختر کے رشتہ داروں کا گوشت پکا ہوا، قہوہ یا چائے وغیرہ کا صاحب پسر کے گھر لیجانا ممنوع قرار پایا ہے

۲۹۔ کور آنن صاحب دختر لڑکی کو واپس لانے کیلئے اپنے ساتھ چار آدمی معہ نبات ۱۱ سیر جا سکتا ہے۔ صاحب پسران کے لئے گھر بلو بنہ (گھر بنہ) تیار کرنے کا مجاز ہوگا۔

۳۰۔ فصابہ بندی کے دن ایک دوسرے کو روٹیاں بھیجنا قطعی موقوف۔

۳۱۔ گور ہپھرہ سوزن۔ شادی کے بعد لڑکی کو تین ماہ کے اندر اندر واپس اپنے خاوند کے حوالے کر دینا لازمی ہے

۳۲ الف۔ پھرہ سال اور صاحب دختران ہی سہ ماہ میں داماد کو "پھرہ سال" معہ سات آدمیوں کے کر سکتا ہے، دوسرے یا تیسرے دن پھر دعوت دینا ممنوع کھانا گھر کا ہی بنایا ہوا ہو۔

۳۲ ب۔ نیپاو۔ جنم کے دن دست بوسہ نقدی۔ مصری۔ زیورات وغیرہ کا لانا بالکل بند۔ اور نو لداشدہ لڑکا ہو یا لڑکی کیلیے سادہ پوشاک لے سکتا ہے۔

زیورات مجوزہ محدود کرنیکے اسباب و علل

۳۳۔ تجربہ شاہد ہے کہ بسا اوقات زیور ہی باعث فتنہ اور تنسیخ نکاح ہوتا رہا ہے جس سے لڑکے اور لڑکیاں سالہا سال ناشادکاری کے تلخ دن کاٹنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ (الف) امیر جسوقت اپنی لڑکی یا لڑکے کو بھاری قیمت کے زیورات

دیتا ہے تو غریب جو کہ نان شبینہ کا محتاج ہوتا ہے امیر کے رشک سے اپنا مکان و
جایداد گرو رکھکر امیر کے مساوی زیورات مہیا کرتا ہے۔

نوٹ ۱۔ ا۔ مقررہ زیورات صاحب پسر کو منگنی انشانی کے دن سے یوم
زفاف تک تمام ادا کرنا ہوگا۔ (ب) مقررہ زیور ہمیشہ لڑکی کے پاس رہا کریگا
اس زیور کیساتھ دخیل ہونیکا کوئی حقدار نہ ہوگا۔ گو کہ لڑکی کا ماں باپ یا خسر ساس
یا خاوند ہی کیوں نہ ہو۔ (ج) اگر کسی وجہ سے خدانخواستہ تنسیخ نکاح ہوگا پھر بھی
زیورات مقررہ کی مالک لڑکی ہی ہوگی۔ جیسے کہ شریعت نبویہ کا فرمان ہے۔

غمی

۱۔ مدت رضاع ختم کرنے کے بعد کے عمر کا ولد فوت ہو۔ تو تعزیہ دار کو اپنے
اقرباء کھانا کھلاسکتے ہیں۔ لیکن کھانا بالکل سادہ اور کفایت شعاری پر مبنی ہو۔
اس دعوت پر کسی اجنبی کو شریک کرنا ممنوع ہے۔

۲۔ عورتوں کا صرف ایکدن جمع ہونا قرار پایا ہے۔ اور بس

۳۔ یوم جمعہ۔ بجائے دستاربندی نقدی دست بوسہ پر ہی کفایت کیجاوے۔

۴۔ غرض اخراجات غمی میں بھی جسقدر ہوسکے۔ مسلمان کو بحیثیت مسلمان شریعت
محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیات پر کاربند ہوکر اسراف او نضول خرچی سے پرہیز
کرنا چاہیئے تاکہ جانی نقصان کے علاوہ مالی نقصان کا شکار نہ بنے اور ہیچ نقصان
مایہ اور دیگر شماتت ہمسایہ کا مصداق نہ ٹھہرے

الٰہی ز اسراف رنجہ قوم مضطر   یہ گنہ راہ کرد کہ نیکو نوئی نتمنا عفو کرہ

انجمن اصلاح و بہبودی نان فروشان کشمیر

اغراض و مقاصد

۱۔ نان فروش قوم میں تمام رسومات قبیحہ اور افعال شنیعہ کا اصلاح کرنا۔

۲۔ نان فروشوں کے باہمی تنازعات کا فیصلہ کرنا۔

۳۔ دینی و دنیوی حقوق کی محافظت کرنا۔

۴۔ غریبوں اور کمزوروں کی مدد کرنا۔

۵۔ تکالیف (عوام سے متعلق ہوں یا حکومت سے) رفع کرنے کیلئے حتیٰ الوسع جد وجہد کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ ہر نان فروش ایک آنہ فیس داخلہ ادا کر کے انجمن کا ممبر ہوسکتا ہے۔

۲۔ انجمن کے عہدہ داران کا انتخاب جدید ہر چھ ماہ کے بعد ہوا کریگا۔

۳۔ ہر نان فروش کو ایک آنہ چندہ ماہواری ادا کرنا ہوگا۔

۴۔ شادی کے موقعہ پر ہر نان فروش کو ایک روپیہ انجمن کیطرف ادا

کرنا ہوگا۔

۵۔ انجمن کے حکم کی خلاف ورزی کرنیوالے کو مناسب جرمانہ کیا جائیگا۔

۶۔ ماہواری چندہ کی وصولی کے لئے باضابطہ کلکٹر تنخواہ پر حسب ضرورت رکھے جائینگے۔

۷۔ انجمن اپنا تمام حساب کتاب ہر چھ ماہ کے بعد بصورت اشتہار چھاپ کراکر شایع کریگی۔

۸۔ شہر سری نگر کے علاوہ دیگر اضلاع و قصبات کشمیر میں جتنے بھی نان فروش ہیں۔ انکو عنقریب انجمن ہذا کے ساتھ شامل کیا جائیگا۔ اور ضلع وار دفاتر کھولے جائینگے۔ مثلاً اسلام آباد، بارہمولہ، سوپور، بانڈی پورہ۔ ہندواڑہ۔ شالامار، پانپور۔ بیجباڑہ وغیرہ ان سب کا صدر دفتر شہر سری نگر میں ہوگا۔

تمام شد

ارکان انجمن اصلاح و بہبودی نان فروشان کے اہتمام سے کشمیر پرنٹنگ پریس میں چھپکر انجمن ہذا کے صدر دفتر سری نگر سے شایع کیا گیا۔

کتبہ پیر محمد فضل شاہ مخدومی خوشنویس دریبل ہامتصل بلیدیم ہائی بٹھک کاتبان سرینگر